توحید پرایمان اور شرک سے بیزاری
ملّتِ ابراہیمی کا امتیازی شعار
آیاتِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں

انتخاب وترتیب: حافظ محمد سلیمان

۱۔ ہم بحمد اللہ مسلمان ہیں اور ہمارا تعلق ملت ابراہیمیؑ سے ہے۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ کو بھی ملت ابراہیمیؑ کا اتباع کرنے کے لئے وحی کی گئی اور یہ ارشاد فرمایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرکوں میں سے نہ تھے۔

﴿وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۝﴾ (الحج : ۷۸)

''اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ۔ تو بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا وہ مددگار ہے۔''

﴿ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝﴾ (النحل: ۱۲۳)

''پھر ہم نے تمہاری طرف یہ وحی بھیجی کہ یک سو ہو کر ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے پر چلو، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔''

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور جلیل الشان پیغمبر حضرت یعقوب علیہ السلام کو دمِ آخر ایک ہی بات کی فکر تھی کہ ان کی اولاد اُن کے بعد کس کی عبادت کرے گی! جدائی کی اس گھڑی میں آپ کی آخری خواہش یہی تھی کہ ان کی اولاد توحید کے صراطِ مستقیم پر ہی گامزن رہے اور شرک کی آلودگی سے بچتی رہے۔

﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۱۳۲، ۱۳۳)

''اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت اس نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اسی کی وصیت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو کی تھی کہ: میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہے لہٰذا مرتے دم تک مسلم ہی رہنا۔ پھر کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا! اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا: بچو! میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟ ان سب نے جواب دیا: ہم اسی ایک اللہ کی بندگی کریں گے جسے آپ نے اور آپ کے بزرگوں ابراہیم اور اسحٰق (علیہما السلام) نے خدا مانا ہے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔''

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عظیم المرتبت پڑپوتے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید میں بھی ایک ہی سبق یاد رہا اور وہ سبق توحید پر ایمان اور شرک سے بے زاری کا تھا اور یہی سبق آپؑ نے اپنے ساتھی قیدیوں کو بھی نہایت ہی خوش اسلوبی سے پڑھایا۔

﴿قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُوْنَ ○ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ○﴾ (یوسف: ۳۷ ـ ۴۰)

''(یوسف نے) کہا: یہاں جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کیے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ کر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں، اپنے بزرگوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر (کہ اس نے اپنے سوا کسی کا بندہ ہمیں نہیں بنایا) مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے زنداں کے ساتھیو! تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ فرماں روائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کیلئے نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ خود اُس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی ٹھیٹھ سیدھا طریق زندگی ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔''

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خانۂ کعبہ کی (تعمیر کے لئے) جگہ تجویز کرتے ہوئے شرک کی آلودگی سے بچتے رہنے کی بھی ہدایت فرمائی اور (دیگر ہدایات کے علاوہ) پوری دنیا کے لوگوں کو حج کے لئے بلاوا دینے کا حکم دیا۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ کی سنتِ عالی ہے کہ جو حج کرنے آئے وہ کلماتِ لبیک پڑھتے ہوئے آئے اور جب حج ختم کر کے واپس جائے تو پھر کلمات پڑھے۔ دونوں صورتوں میں کلمات کا مفہوم توحید کے آوازے کو بلند کرنا اور شرک

سے بیزاری کا اظہار ہے۔

﴿وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝﴾ (الحج: ٢٦، ٢٧)

''یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے ابراہیم کے لئے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع کرنے والوں کے لئے پاک رکھو اور لوگوں کو حج کے لئے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں، تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کیلئے رکھے گئے ہیں۔''

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ))

(صحيح مسلم: كتاب الحج، باب التلبية وصفتها و وقتها)

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا: ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)) (یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں، یا اللہ حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں میں، بے شک سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ لَبَّيْكَ

وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْکَ وَالْعَمَلُ (یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں' اور میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے۔ حاضر ہوں میں تیرے آگے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لئے ہے)۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰه عَنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْفَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ' ثُمَّ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ' آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ 'صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ 'وَنَصَرَ عَبْدَهٗ 'وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ))

(صحیح مسلم' کتاب الحج، باب مایقال اذا رجع من سفر الحج وغیرہ)

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب لوٹتے لشکروں سے یا لشکر کی چھوٹی جماعت سے یا حج وعمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر پڑھتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (یعنی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور کوئی شریک نہیں اس کا، اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم لوٹنے والے، رجوع کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں۔ سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکروں کو اسی اکیلے نے)۔''

☆☆☆